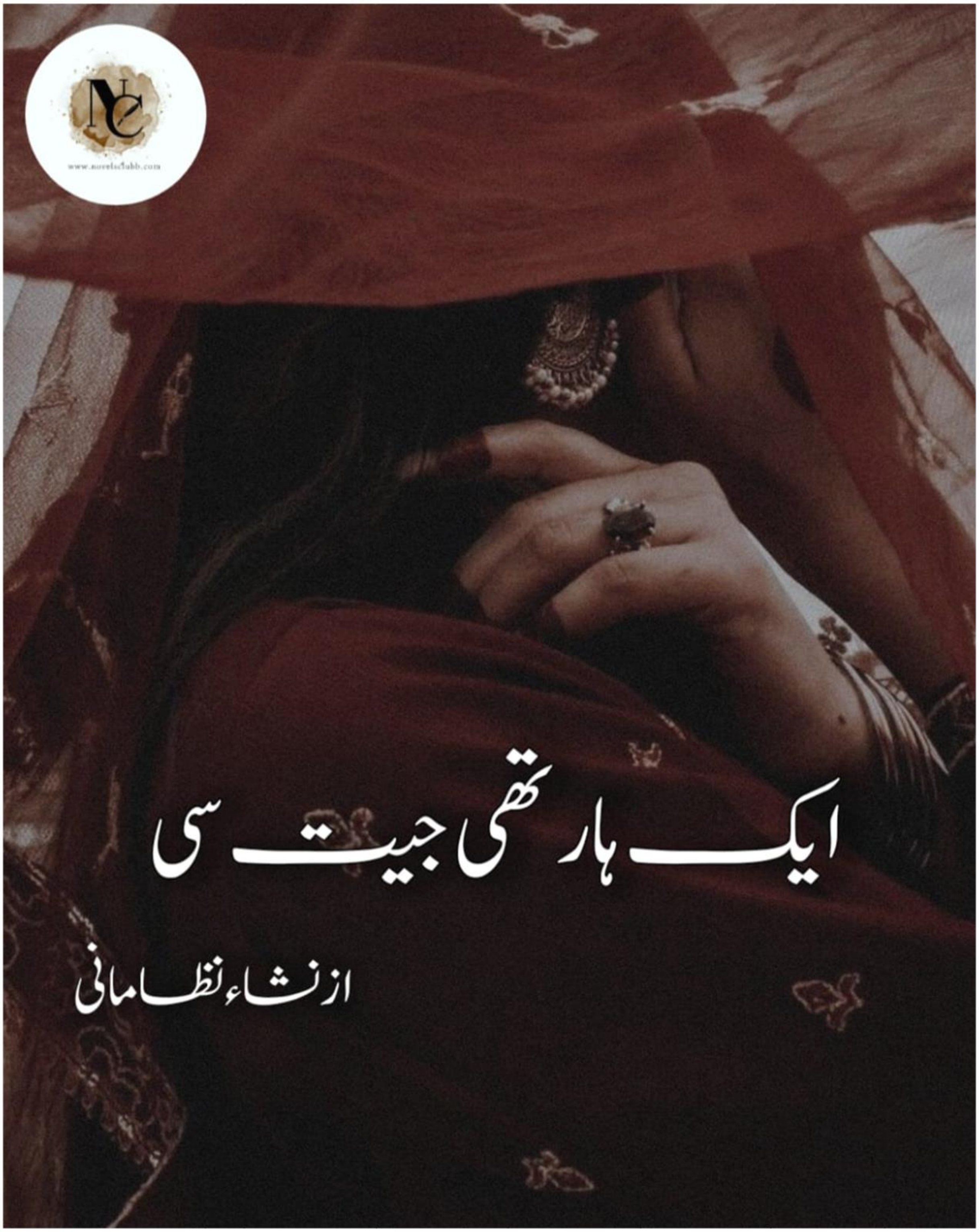
ایک ہار تھی جیت سی
از نشاء نظامانی

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

اک ہار تھی جیت سی

از قلم نشاء نظامانی

اک ہار تھی جیت سی

از قلم: نِشاء نظامانی

قسط_8

www.novelsclubb.com

تیمور اور عیاد کا ارادہ آج کی رات عیاد کے گھر پے ہی ٹھہرنے کا تھا لیکن تیمور کی ازینہ پے بار بار پڑتی نظریں عیاد نے اچھی طرح دیکھ لیں تھیں اس لیئے اس نے اب

یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ دونوں واپس فلیٹ پے جائیں گے۔۔جب وہ دونوں جانے لگے تھے گیراج میں کھڑی گاڑی کی طرف آئے توازینہ ان کے پیچھے دوڑتی ہوئی آئی۔۔۔

بھائی بھائی بھائی رکیں" وہ اپنا بیگ لیئے اور ہاتھوں میں کچھ نوٹس لیئے دوڑتی ہوئی" آرہی تھی۔۔۔اس نے اپنے بالوں کی سائیڈ چوٹی بنائی ہوئی تھی۔۔۔کچھ لٹیں سامنے سے لٹکتی ہوئی اس کی گالوں کو چھو رہی تھیں۔۔۔زرد رنگ کے کپڑوں میں ملبوس وہ اس وقت تیمور کو کوئی حور لگ رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا؟ عیاد نے اپنی انگلی پے کی گھماتے ہوئے اسے پوچھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

بھائی وہ۔۔۔"(ازینہ کی نظر تیمور پے پڑی تھی وہ اسی کو دیکھ رہا تھا پھر اس نے" جلدی سے نظریں پھیر کے عیاد کو دیکھا تھا)"بھائی وہ۔۔۔مجھے صفوہ کے گھر چھوڑ دیں"ازینہ نے اپنی لٹکتی ہوئی لٹوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔۔۔

اس وقت ؟عیاد نے اپنی گھڑی پے ٹائم دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"رات کے دس بج رہے ہیں یار ؟اس وقت جاؤ گی تو پھر آؤ گی کب ؟"

کس نے کہا میں واپس آؤں گی"ازینہ نے کندھے اچکائے۔۔۔"میں آج رات وہیں ٹھہروں گی پرسوں پیپر ہے ہمارا ہم نے تیاری کرنی ہے مل کر میں دو دن وہیں رکوں گی"ازینہ نے اپنا ارادہ اس کے سامنے رکھا۔۔۔"اچھا چلو"عیاد یہ کہتا گاڑی کا دروازہ کھول کے ڈرائیونگ سیٹ پے جا بیٹھا۔۔۔ تیمور جو کب سے ازینہ کو ہی دیکھے جا رہا تھا اب چپ چاپ عیاد کی پیروی کرتا جا کے فرنٹ سیٹ پے بیٹھ گیا اور سیٹ بیلٹ باندھ لیا۔۔اسے عیاد کی ڈرائیونگ کا اچھی طرح معلوم تھا کہ کس طرح کی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازینہ پچھلی سیٹ پے بیٹھ چکی تھی۔۔اس کو اندازہ تھا کہ تیمور اسے مر مر کے گھورتا رہے گا اس لیے اس نے موبائل آن کر کے ہینڈز فری لگا لیئے۔۔۔اور موبائل پے مصروف ہو گئی تھی۔۔۔

صفوہ شام سے کتابیں کھولے پڑھائی کرنے میں مصروف تھی لیکن اس کا دھیان بار بار اس رشتے والی بات پے جاتا اور پھر اس گھنگریالے بالوں والے لڑکے پے جس کا رشتہ آیا تھا وہ بار بار یہ خیال جھٹک دیتی اور خود کو پڑھائی میں مصروف کر لیتی لیکن پھر بھی اس کے دماغ میں وہی باتیں آ جاتیں۔۔۔اس نے تنگ آ کر ازینہ کو کال کر لی تھی کہ وہ آ جائے تاکہ دونوں ساتھ مل کے تیاری کریں۔۔۔ازینہ نے بھی آنے کے لیئے ہامی بھر لی تھی صفوہ اب اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔جب اس کا دروازہ ناک ہوا صفوہ نے کتابوں سے نظریں ہٹا کے اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں

www.novelsclubb.com

کو رگڑا تھا جسے اس کی آنکھیں گلابی ہو گئیں تھیں۔۔۔"آجاؤ"صفوہ نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

خیام دروازہ کھولتا ہوا اندر داخل ہوا پھر اس نے دروازے کو آہستہ سے بند کیا اور قدم بہ قدم چلتا آ کے صوفے پے بیٹھا تھا۔۔۔

(دور کہیں 820.1 کلو میٹر کی دوری پے کوئی ان کو اپنے لیپ ٹاپ کی اسکرین پے ناں سمجھی سے ماتھے پے بل لیئے دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ صرف ان کو دیکھ سکتا تھا سن نہیں سکتا تھا اور یہی بات اس کے غصے کا باعث بن رہی تھی کہ وہ کیا بات کر رہے ہیں)

www.novelsclubb.com

خیام بھائی۔۔۔آپ یہاں؟صفوہ نے حیرت زدہ چہرہ لیئے خیام کو دیکھا تھا کیونکہ " خیام کبھی یہاں اس طرح نہیں آیا تھا۔۔۔

ہاں کچھ بات کرنی ہے تم سے صفوہ "خیام کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ بات کہاں سے شروع کرے اور کیا بات کرے۔۔۔۔

جی کہیں خیام بھائی "صفوہ اپنے کتاب بند کرتی ہوئی پوری طرح خیام کی جانب متوجہ ہوئی تھی اس کے بال جوڑے میں بندھے الجھے ہوئے تھے سامنے سے ہیئر پن لگی ہوئی تھی لیکن بال اس طرح بکھرے ہوئے لگتے تھے جیسے دو دن سے بالوں کو کنگھا نہ کیا گیا ہو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دیکھو صفوہ تم مجھے غلط مت سمجھنا لیکن "خیام اپنے ہاتھوں کو باہم پھنسائے تھوڑا آگے کو جھکا تھا اور "لیکن" پے وہ رک گیا تھا کیونکہ وہ الفاظ تلاش کر رہا تھا بات جاری رکھنے کے لیئے۔۔۔۔

لیکن کیا؟"صفوہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔وہ بھی الجھ رہی تھی۔۔۔"

صفوہ تم اس رشتے کے لیئے انکار کردو پلیز"خیام نے ایسے کہا تھا جیسے وہ اس کی منت کر رہا ہو۔۔۔۔

صفوہ نے ویسے بھی اس رشتے کے لیے کبھی راضی نہیں ہونا تھا لیکن خیام کیوں انکار کرنے کا کہہ رہا ہے یہ بات اس کی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔

انکار کی وجہ جان سکتی ہوں لڑکا اچھا ہے اور خاندان بھی اچھا ہے سب لوگ راضی ہیں"صفوہ کی بات پے خیام کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا اسے بلکل اندازہ نہیں تھا کہ صفوہ اتنی جلدی راضی ہو جائے گی اس رشتے کے لیے وہ تو اس لیئے یہاں آیا تھا کہ کہیں

صفوہ اماں کی باتوں میں آ کے اس رشتے کے لیے راضی نہ ہو جائے لیکن وہ تو پہلے ہی راضی تھی۔۔۔۔

صفوہ تم اس شادی کے لیے راضی ہو؟"خیام نے اپنی پوری طرح کھلی ہوئی" آنکھیں لیے اس کو دیکھا۔۔۔

شادی نہیں رشتہ "صفوہ نے اپنی بات کو کلیئر کیا۔۔۔"

تو تم؟"خیام نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔"

آپ کیوں انکار کرنے کا کہہ رہے ہیں مجھے وجہ بتائیں خیام بھائی؟؟"صفوہ اسے" سوال کرتی ہوئی بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔خیام بھی صوفے سے اٹھا تھا۔۔۔"پتا نہیں لیکن یہ شادی نہیں ہو سکتی "خیام یہ کہتا ہوا فوراً کمرے سے باہر نکل چکا تھا صفوہ پیچھے سے خیام بھائی خیام بھائی کرتی رہ گئی۔۔۔۔وہ جیسے ہی باہر نکلا خیام کو دروازے

پے بہار مل گئی۔۔۔خیام کو دیکھ کے وہ ایک سیکنڈ کے اندر وہاں سے ہٹ گئی تھی اور خود کو مصروف دکھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

خیام نے بھنویں اچکا کے اسے گھورا۔۔"بہار میڈم بیو قوف کسی اور کو بنانا میں نہیں بن رہا"اس کی بات پے بہار نے بدلے میں اسے گھور کے دیکھا۔۔۔"کہنا کیا چاہتے ہو خیام صاحب؟"خیام دو قدم آگے آیا اور اس کی ہیزل آنکھوں میں اپنی سرمئی آنکھیں گاڑھتے ہوئے بولا۔۔"تم یہاں باتیں سن رہی تھی ناں؟لیکن "افسوس چوری چھپے باتیں سننے والوں کی جگہ جہنم میں ہے

خیام نے افسوس میں سر ہلایا۔۔

www.novelsclubb.com

بہار منہ کھولے اسے غصے سے دیکھ رہی تھی۔۔۔"اور سود کھانے اور کھلانے والوں کا جنت میں کونسا مقام ہوتا ہے؟"بہار اپنی کمر پے ہاتھ رکھ کے دو قدم آگے آئی تھی اس کا ارادہ لڑنے کا لگ رہا تھا خیام اس کا ارادہ بھانپ کے وہاں سے جانے لگا

تھا کہ بہار نے اس کی کلائی کو زور سے پکڑا۔۔خیام اس کی اس حرکت پے پلٹ کے مڑا تھا۔۔۔

اس کے مڑتے ہی بہار نے فوری طور پر اس کی کلائی سے اپنا ہاتھ ہٹایا تھا۔۔وہ خیام کو کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ ازینہ کی آواز پے جلدی سے اپنے قدم پیچھے کر کے خیام کے اور اپنے بیچ فاصلہ کیا۔۔۔

اوہو سین شین چل رہے ہیں"ازینہ ان کو چھیڑتے ہوئے اب قریب آ رہی تھی۔۔۔"استغفرُاللہ"خیام یہ کہتا ہوا یے جاوہ جاہو گیا تھا اب بہار پھنس گئی تھی۔۔۔ازینہ اس کو گھورتی رہی۔۔۔بہار نے کندھے اچکا دیئے"بہت غلط سمجھ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے"بہار یہ کہتی پاؤں پٹختی اپنے کمرے کی جانب جا چکی تھی

****

تیمور اور عیاد کو وہاں پہنچتے ہوئے بارہ بج چکے تھے۔۔۔وہ فلیٹ پے پہنچے تھے تو راید کی ویڈیو کال آگئی تھی عیاد کے پاس۔۔۔عیاد نے فوراً سے کال ریسیو کی تھی

جی سر"عیاد نے جل کر اسے "سر" کہا تھا۔۔۔راید کے ساتھ دانیال بھی موجود تھا۔۔۔

تیمور کہاں ہے؟"راید نے بغیر ہائے ہیلو کیئے تیمور کا پوچھا اور تیمور جو کچن کاؤنٹر" کی طرف کھڑا پانی پی رہا تھا پانی اس کے حلق میں اٹک گیا تھا اس کا پہلا خیال رشتے والی بات پے گیا تھا کہیں راید کو پتا چل گیا ہوا تو؟؟؟وہ تو آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کا قتل کر دے گا اور ایسا ہی کچھ حال عیاد کا بھی تھا عیاد نے نظریں موڑ کے تیمور

کی طرف دیکھا تھا جو پانی منہ میں لیئے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا بمشکل تیمور نے اپنے گلے سے پانی اتارا تھا۔۔۔

بادام ؟؟؟؟؟"رائد نے غصے سے اس کا نام لیا۔۔۔عیاد نے فوراً تیمور کو اپنے پاس" آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

تیمور پانی کی بوتل کا ڈھکن بند کرتا ہوا عیاد کی جانب آیا۔۔۔اب وہ کیمرہ کے سامنے آچکا تھا۔۔۔

مجھے بات کرنی ہے تم دونوں سے "رائد ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔عیاد اور" تیمور نے ایک دوسرے کی شکل دیکھ کے تھوک نگلی تھی۔۔۔رائد نے ان کو گھور کے دیکھا۔۔۔"مجھے تم دونوں کی حرکتیں کچھ مشکوک لگ رہی ہیں"رائد ان دونوں کو باری باری دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

جس پے عیاد اور تیمور دونوں نے ناں میں سر ہلایا تھا۔۔۔" سر آپ نے کیا بات کرنی تھی" تیمور نے بندوقوں کا رخ اپنی جانب سے ہٹانا چاہا۔۔۔

ہاں "راید نے بات شروع کی۔۔۔ان دونوں کی سانسیں اٹکی۔۔۔"

مجھے سردار کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔"راید کی بات سن کے ان دونوں کی" سانسیں بحال ہوئی تھیں۔۔۔۔

تم نے ہسپتال کے آنر سے بات کی؟"راید نے عیاد سے پوچھا عیاد نے ہاں میں سر" ہلا دیا۔۔

ہاں میں اسے شاہ میر بن کے ملا تھا"عیاد کی بات پے وہاں موجود چار لوگوں کے" درمیان کچھ لمحے خاموشی رہی پھر دانیال بولا۔۔۔"بادام تم کل اس ہسپتال جانا اور اچھی طرح چھان بین کرنا بے شک تین دن لے لو"دانیال کی بات پے بادام نے گھور کے اسے دیکھا

"ایک ہسپتال کا محاصرہ کرنے کے لیے ہم تین دن کیوں لیں گے؟"

www.novelsclubb.com

کیونکہ وہاں پارسل بمز فٹ ہونگے" جواب راید کی طرف سے آیا تھا۔۔"

کیا مطلب پارسل بومبز؟ ان کا وہاں کیا کام اور سرپارسل بومبز تو فٹ نہیں کیئے جاتے؟" تیمور نے ناں سمجھی سے راید سے سوال کیا۔۔

ہاں پارسل بومبز فٹ نہیں کیئے جاتے تیمور" راید نے تیمور کو جواب دے کر" اپنے ساتھ رکھا ایک خاکی ڈبا اٹھایا تھا جو چوکورس تھا۔۔۔

لیکن انہوں نے اس طرح کے ڈبے فٹ کرنے ہیں وہاں۔۔۔ان کو کوئی نہ کوئی" توکھولے گا نہ؟ اور جیسے ہی وہ ڈبہ کھلے گا بم پھٹ جائے گا" راید نے اپنی بات ان دونوں کے گوش گزار دی۔۔۔" پارسل بم کیسے پھٹتا ہے تیمور؟" راید نے تیمور سے سوال کیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پارسل بم ایک چھوٹا سا بم ہوتا ہے اس کو کسی ڈبے میں میں پارسل کے ذریعے "بھیجا جاتا ہے اور پھٹنے کے لیئے ڈیزائن کیا جاتا ہے جیسے ہی ڈبہ کھلے گا بم پھٹ جائے گا" تیمور نے سنجیدگی سے جواب دیا

کیا صرف ایک ہی ڈبہ ہو گا؟" عیاد نے سوال کیا۔۔۔"

نہیں ایک پارسل بم سے آدھا ہسپتال بھی نہیں تباہ ہو گا" جواب راید کی طرف "سے آیا۔۔۔

لیکن سر یہ ڈیٹیلز آپ کو کیسے ملی؟ تیمور کی بات پے راید نے ایک نظر دانیال کو "دیکھا

تم بھی جاننا چاہتے ہو ناں؟" دانیال کو راید کی وہ دھوکے والی بات یاد آئی اس نے "اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

****

وہ پہاڑی پے چلتا جا رہا تھا اس کے سفید جو گرز گدلے ہو گئے تھے لیکن اسے اس بات کی پرواہ نہ تھی وہ بس خاموشی سے چڑھتا جا رہا تھا اور پھر ایک نقطے پے آ کے وہ رک گیا تھا۔۔۔اس نے اپنے چہرے سے ہڈ کی ٹوپی ہٹا کے آس پاس نظر دوڑائی تھی اور پھر اپنا سفید ریوالور نکال کے لوڈ کیا تھا اور دوبارہ سے اوپر کی جانب جانے لگا۔۔۔وہ اس طرح پتھروں کی اوٹ میں چھپا جا رہا تھا کہ کوئی اس کو دیکھ نہ سکے اور پھر ایک بڑے پتھر کے پیچھے وہ چھپ گیا تھا اور اپنے بیگ سے ایک دوربین نکال کے اپنی آنکھوں کے سامنے لگائی تھی۔۔۔وہاں سے کافی لوگوں کا گزر ہو رہا تھا جو سردار کے بندے تھے۔۔۔وہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ وہاں بیٹھا رہا ہو گا کہ اچانک اسے دو بندے جاتے ہوئے نظر آئے ان میں سے ایک کا قد کاٹ رائد سے مل رہا تھا۔۔۔رائد نے دوربین کو اسی پتھر کے پیچھے رکھا جس کے پیچھے وہ خود تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

دور بین رکھنے کے بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس طرح قدم اٹھا رہا تھا کہ ان لڑکوں کو کانوں کان بھی خبر نہ پڑے وہ بات کرتے ہوئے چلتے جا رہے تھے رائد ان کی باتیں سنتا ان کے پیچھے جا رہا تھا اب وہ ان دونوں کے قریب پہنچ چکا تھا اس نے قریب جا کے جھٹ سے ایک لڑکے کی گردن پکڑ کے بری طرح موڑ دی تھی جسے اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور وہ بندہ وہیں ختم ہو گیا دوسرا جب تک اس معاملے کو سمجھتا رائد نے اس کے سر پے ریوالور رکھ کے دبا دیا تھا۔۔۔ پھر ان دو بندوں کو گھسیٹ کے وہ ایک پتھر کے پیچھے لے گیا تھا ان کے اوپر ایک بڑی سی چادر ڈالی تھی رائد نے اور پھر ان میں سے ایک بندہ جس کا قد کاٹھ رائد سے ملتا تھا رائد نے اس کے چہرے سے میک اپ ماسک ہٹا کے خود پہنا تھا اور اس کا لباس بھی پہن لیا ۔۔۔۔ اپنا بیگ اس نے ایک جگہ پے آ کے چھپایا تھا اور پھر اس نے اپنے قدم واپس نیچے کی طرف موڑے تھے اب اس نے سردار کی رہائش پذیر جگہ پے پہنچنا تھا اور تمام معلومات اکٹھی کرنی تھی وہ ہر چیز کے لیئے تیار تھا وہ جانتا تھا کچھ بھی ہو سکتا ہے اس کی جان بھی جا سکتی ہے۔۔۔۔ لیکن یہ رسک کسی کو تو لینا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

رایدنے یہ ساری بات ان تینوں کے گوش گزار دی وہ تینوں بڑے غور سے اس کو سن رہے تھے۔۔۔۔۔

اب سردار کو کیسے تباہ کرنا ہے؟"سوال دانیال کی جانب سے تھا۔۔۔"

سردار کو ہم دونوں تباہ کریں گے۔۔۔ جس لمحے یہ دونوں ہسپتال کے حملے کو ناکام بنائیں گے ہم اسی لمحے سردار کو ختم کریں گے"جواب رایدکی جانب سے تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن کیسے؟کوئی پلان ہے؟؟" اب کی بار عیادنے پوچھا تھا"

راید نے اس کی بات سن کے دو لمحے خاموشی اختیار کی پھر بولا۔۔۔"ہاں پلان ہے لیکن پہلے ہمیں سردار کو اس جگہ سے نکالنا ہو گا کیونکہ سردار کو ہم عبرت بنائیں گے باقی اس کی جگہ اور لوگوں کو تباہ کرنا ہے"راید کی بات سن کے ان تینوں میں سر اثبات میں ہلائے تھے۔۔۔

خیر اب اپنے کام پے غور کرو"راید نے حکم دیا تھا اس کے بعد کال منقطع ہو گئی" تھی۔۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

ازینہ جب سے آئی تھی صفوہ اور وہ دونوں پڑھے جا رہی تھیں اور کوئی بھی بات ان دونوں کے درمیان نہیں ہوئی تھی۔۔۔صفوہ ابھی اور کوئی بات نہیں کرنا چاہتی

تھی اسے صرف ایگزامس کی تیاری کرنی تھی۔۔۔۔ابھی رات کے پچھلے پہر جب ان دونوں نے پڑھائی سے وقفہ لیا تھا ایک گھنٹے کے لیئے جب نازلین تین کپ کافی کے لیئے اندر داخل ہوئی۔۔۔

میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا نہ ؟"نازلین نے مسکراتے ہوئے سوال کیا جس پے" ازینہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔"کم آن یار اب تم یہ تکلفانہ باتیں کرو گی ؟"جس پے نازلین ہنسی تھی اور وہ دونوں گلے ملیں تھی۔۔۔ان دونوں کو دیکھ کر صفوہ مسکرائی تھی لیکن پھر اسے کچھ یاد آیا تھا اور اس کی مسکراہٹ ماند پڑ گئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

بات سنو تم دونوں "صفوہ کی بات پے وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئی " تھیں۔۔۔اور سوالیہ نظروں سے صفوہ کو دیکھا۔۔۔

مجھے تم دونوں سے کچھ بات کرنی ہے،،،"یہ کہہ کر صفوہ نے وقفہ دیا۔۔۔"میں کرنا تو پہلے سے چاہتی تھی لیکن نہیں کر پائی"صفوہ کی بات سے ان دونوں کے چہروں پے ناں سمجھی کے تاثرات آ چکے تھے جو صفوہ واضح طور پے دیکھ سکتی تھی

۔۔۔۔۔

بیٹھو"صفوہ نے ان دونوں کو اپنی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بیٹھنے کا" اشارہ کیا تھا وہ دونوں بیٹھ چکی تھیں۔۔۔صفوہ بھی ان کے سامنے بیڈ پے بیٹھ گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں عیاد سے ملی تھی"یہ کہہ کر صفوہ نے ازینہ کو دیکھا جس کے چہرے پے" حیرت کے تاثرات نمودار ہوئے تھے۔۔۔۔

کب ؟"ازینہ کے سوال پہ صفوہ نے حیرت زدہ نظریں لیئے اسے دیکھا۔۔۔"

""" تمہیں نہیں معلوم ؟؟؟

ازینہ نے ناں میں سر ہلایا۔۔۔

عیاد کون ؟"نازلین نے سوال کیا۔۔۔وہ ازینہ کے گھر صفوہ کے ساتھ جاتی" رہی تھی لیکن اس نے کبھی عیاد کو نہیں دیکھا اسے بس اتنا معلوم تھا کہ ازینہ کا ایک بھائی ہے جو کہیں جاب کرتا ہے۔۔ گھر بہت کم آنا جانا ہوتا ہے اس کا۔۔ وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ کیا جاب کرتا ہے وہ۔۔۔۔

اس کا بھائی "صفوہ نے ازینہ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

لیکن عیاد کہہ رہا تھا تمہیں معلوم ہے ؟"صفوہ نے اب ازینہ سے پوچھا۔۔۔"

نہیں صفوہ مجھے کچھ نہیں معلوم اور وہ آئی ایس آئی میں ہیں باتیں بنانا جھوٹ بولنا" توان کا پیشہ ہے "ازینہ کی بات سن کے صفوہ سمجھ چکی تھی کہ ازینہ کو کچھ نہیں معلوم۔۔۔

تمہارا بھائی آئی ایس آئی میں ہے؟" نازلین کو یہ سن کے حیرت کا جھٹکا سا لگا" تھا۔۔۔

ہاں "ازینہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اب صفوہ نے ان دونوں کی شکلیں بغور دیکھی تھی۔۔۔اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسائے وہ بات شروع کرنے کے لئے الفاظ تلاش کر رہی تھی۔۔۔۔

پھر اس نے اپنی بات کا آغاز کیا اور ایک ایک بات ان دونوں کو بتا دی۔۔۔جو وہ دونوں منہ کھولے سنے جا رہی تھیں۔۔۔۔

"صفوہ مجھے اس بارے میں کچھ نہیں معلوم مطلب مجھے نہیں معلوم کہ شاہ میر بھائی کا قتل ہوا تھا" ازینہ نے اپنی بات کے انت میں کندھے اچکائے۔۔۔۔

"اور تم نے اس لڑکے کی ساری باتوں پے یقین کر لیا؟" کیا معلوم وہ صرف تمہیں استعمال کرنا چاہ رہا ہو" اب کی بار نازلین بولی تھی۔۔۔

ازینہ کو نازلین کی بات ہرٹ کر گئی تھی۔۔۔"میرا بھائی ایسا نہیں ہے کہ استعمال کرے کسی کا"

ازینہ نے زخمی لہجے میں کہا۔۔جس پے نازلین شرمندہ ہو گئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آئی ایم سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا" نازلین نے ازینہ کے کندھے پے ہاتھ رکھ کے کہا تھا۔۔۔

ان تینوں کے کافی کے مگ جیسے تھے ویسے ہی بھرے رہے کسی نے ایک سپ بھی نہیں لیا تھا کافی کا۔۔

ہمم "ازینہ نے مسکرا کے بس اتنا کہا۔۔۔اس کے دماغ میں راید آگیا تھا اور وہ اسی سوچ میں گم ہو گئی تھی کہ راید بھائی صفوہ سے محبت کرتے ہیں اس نے تو ہمیشہ یہی سنا تھا بلکہ ایک دفع راید نے خود اس کے سامنے زکر کیا تھا کہ اسے صفوہ پسند ہے جب وہ عیاد کے ساتھ گھر آیا تھا۔۔۔" کہیں عیاد بھائی ان کو ہی قاتل تو نہیں کہہ رہے ؟ لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے ؟ عیاد بھائی ایسا کیسے کر سکتے ہیں ؟ کیا معلوم صفوہ کی محبت میں ہی راید بھائی نے شاہ میر بھائی کا قتل کیا ہو "ازینہ ان سوالات میں الجھ کے رہ گئی تھی اس نے اب کل ہی گھر جانے کا سوچ لیا تھا بس وہ عیاد بھائی کو گھر بلائے

www.novelsclubb.com

گی اور اس بارے میں بات کرے گی۔۔۔وہ اپنے خیالات سے صفوہ کی آواز پے باہر آئی تھی۔۔۔

نازلین تم اس کی مدد کرنا یہ میں تم سے التجا کر رہی ہوں"صفوہ نازلین سے پوچھ " رہی تھی۔۔نازلین پہلے تو خاموش رہی لیکن پھر اس نے ہامی بھر لی۔۔۔

ایک تو اس ہسپتال کا معاملہ تھا جو اس کا دوسرا گھر تھی اور دوسرا اس کے ملک کی بقا کا معاملہ تھا وہ انکار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔بے شک اس آدمی کی شاہ میر کے قاتل کو لے کر ساری باتیں جھوٹی ہوں لیکن اس چیز میں وہ اس کی مدد کرے گی اور ویسے بھی اس نے اپنے کام سے کام رکھنا تھا کونسا اس لڑکے سے دوستیاں بڑھانی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب میں اس رشتے کا کیا کروں؟"صفوہ کو ایک اور مسئلہ درپیش تھا جو اس نے اب اپنی دوستوں کے سامنے رکھا تھا۔۔۔

ازینہ اس کی بات سمجھ نہیں پائی۔۔۔"کونسا رشتہ؟"اس نے سوالیہ نظریں لیئے صفوہ سے جواب طلب کیا تھا۔۔۔

ہاں یار میں نے بھی سنا ہے کوئی رشتہ آیا ہے تمہارا اور تائی جان اور پھوپھو بہت زور دے رہی ہیں تم پے اس رشتے کے لیئے۔۔۔یہ کیا سین ہے اب؟"نازلین نے بھی سوال کیا تھا۔۔۔وہ گھر دیر کو آتی تھی اس لیئے اسے پوری بات نہیں معلوم تھی بس جو گھر والوں سے سنی تھی وہی پوچھ رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں رشتہ "صفوہ نے لفظ "رشتہ "پے زور دیا تھا اور جب یہ لفظ اس کے منہ سے ادا ہوا تھا تو اس کے ماتھے پے غصے سے لکیریں پڑ گئی تھیں۔۔۔

میرا رشتہ آیا ہے کسی خوبرو نوجوان کے لیئے عجیب "صفوہ کے منہ کے زاویے بگڑ گئے تھے جیسے اس نے کوئی بری چیز چکھ لی ہو۔۔۔

لڑکا کون ہے ؟"سوال ازینہ کی طرف سے تھا۔۔۔۔"

لڑکے کو میں نہیں جانتی لیکن خیام بھائی مجھے اس رشتے کو قبول کرنے سے روکنے " آئے تھے۔۔۔۔ میں نہیں سمجھ پا رہی کچھ بھی۔۔وہ کیوں روک رہے ہیں؟"صفوہ کی بات سن کے ازینہ فوراً صفوہ کی طرف لپکی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

صفوہ۔۔۔کیا معلوم شاہ میر بھائی واقعی زندہ ہوں؟ یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے ان کی" تمہیں اس رشتے سے روکنے کی؟"ازینہ کی بات صفوہ نے دم سادھے سنی تھی۔۔۔ اس کی سانسیں اٹکی تھیں۔۔۔

نازلین نے صفوہ کے دائیں کندھے پے ہاتھ رکھا تھا۔۔"ازینہ درست کہہ رہی ہے۔۔یار ہو سکتا ہے کہ؟"

صفوہ نے زور زور سے اپنی گردن ناں میں ہلائی تھی"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔کیا کہہ رہے ہو تم لوگ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا"صفوہ عجیب و غریب نظروں سے ان کو دیکھتی اس بات سے انکار کر رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایسا ہو سکتا ہے صفوہ اگر تم سوچو تو؟"ازینہ نے صفوہ کی دونوں گالوں پے ہاتھ رکھ" کے اس کو سمجھانا چاہا۔۔۔۔"تم سے عیاد بھائی نے بھی کہا ناں ایسا؟؟اور تم نے اس

دن شاہ میر کو کسی دکان کے باہر دیکھا تھا؟؟؟تم نے ابھی بتایا ناں؟؟؟تو ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔صفوہ۔۔۔اور تم اگر حقیقت جاننا چاہتی ہو تو اس رشتے کے لیئے ہاں کر دو اگر واقعی ایسا ہوا تو خیام بھائی اعتراض کریں گے اور سچ سامنے آجائے گا"

صفوہ کی آنکھیں ایک نقطے پے رک گئی تھیں سامنے دیوار پے لگی شاہ میر کی تصویر پے۔۔۔اس کے سینے پے اس کا نام جگمگا رہا تھا۔۔۔وہ کچھ سوچ کے دیوانہ وار انداز میں اٹھی تھی نازلین بھی اس کے پیچھے لپکی لیکن ازینہ نے اسے روک دیا تھا۔۔۔صفوہ بھاگتے ہوئے اپنی الماری کی جانب گئی تھی اور دیوانوں کی طرح کچھ ڈھونڈ رہی تھی اور پھر کچھ لمحوں میں اسے اپنی تلاش کردہ چیز مل گئی تھی وہ ایک چابی تھی۔۔۔وہ اس چابی کو لیئے اوپر والے پورشن کی جانب بھاگی تھی اسے نہیں معلوم تھا وہ کیا کر رہی ہے کیوں کر رہی ہے اسے نہیں معلوم تھا لیکن وہ بس کچھ کر رہی تھی۔۔۔اس نے کمرے کا دروازا کھولا وہ الماری کی جانب گئی تھی اس میں چابی

www.novelsclubb.com

پہلے سے ہی لگی ہوئی تھی صفوہ نے چابی گھمائی الماری کا دروازا کھل چکا تھا۔۔۔جہاں شاہ میر کی موت کے بعد اس کی وردی ہوتی تھی وہ آج یہاں نہیں تھی۔۔۔وردی یہاں سے غائب تھی۔۔اور اس کمرے کی چابی صرف صفوہ کے پاس تھی یہاں کوئی نہیں آتا تھا۔۔مہینے میں ایک بار اس کمرے کی صفائی ہوتی وہ بھی صفوہ خود کھڑے ہو کر کرواتی تھی۔۔۔اس نے اپنی تسلی کے لیئے الماری کے تمام خانے چھان مارے تھے لیکن وہ وردی کہیں بھی نہیں تھی اس نے زور سے الماری کا دروازا مارا تھا۔۔۔اور قدم واپس بڑھائے تھے۔۔۔مرے ہوئے قدموں کے ساتھ چلتی وہ واپس اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھی۔۔۔"خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں شاہ میر اگر تم زندہ ہوئے مجھے اتنی اذیتیں دینے میں تمہارا ہاتھ ہوا تو خدا کی قسم تم سے میں اتنی نفرت کروں گی کہ بسسس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جاری ہے۔۔۔۔۔